قُربانی کرنے والا کِن کِن چیزوں سے اجتناب کرے

[Urdu—اُردو— الأُردية]

فتوی: شیخ عبد العزیز ابن باز۔رحمہ اللہ۔

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلی

فيما يجتنبه من أراد الأضحية

فتوى:الشيخ عبدالعزيز ابن باز-رحمه الله-

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

36567: قُربانی کرنے والا کن کن چیزوں سے اجتناب کرے

سوال: کیا قربانی کرنے کا ارادہ رکھنے والے شخص کے لیے بال اور ناخن کاٹنا جائز ہے؟

بتاریخ: ۱-۱۱-۲۰۱۱ کو نشر کیا گیا

جواب:

الحمد للہ

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

”جب کوئی شخص قربانی کرنا چاہے اور چاند نظر آجائے، یا ذی القعدہ کے تیس دن پورے ہونے کی بنا پر ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہوجائے تو قربانی (کا جانور) ذبح کرنے تک اس کے لیے اپنے بال اور ناخن یا جلد وغیرہ سے کچھ بھی کاٹنا حرام ہے۔

اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إذا رأيتم هلال ذي الحجّة)

”جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو“۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:

(إذا دخلتِ العشرُ وأراد أحدكم أن يضحي فليمسك عن شعره وأظفاره)

”جب عشرہ (ذی الحجہ) شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے“ (مسند احمد اور صحیح مسلم)۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:

”تو قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن میں سے کچھ بھی نہ کٹوائے“۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:

”تو وہ اپنے بال اور جلد میں سے کچھ بھی نہ کاٹے“۔

اور جب کوئی شخص عشرہ ذی الحجہ کے دوران قربانی کرنے کی نیت کرے تو اسے اپنی نیت کے وقت سے ہی اپنے بال اور ناخن کٹوانے سے رک جانا چاہیے ، اور اس نے قربانی کرنے کی نیت سے قبل جو کچھ کاٹا ہے اس کا کوئی گناہ نہیں ہو گا۔

اس ممانعت کی حکمت یہ ہے کہ قربانی کرنے والا شخص حاجی کے بعض قربانی کے اعمال میں شریک ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ قربانی کر کے اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنا،

اسی طرح وہ احرام کے کچھ خصائص میں بھی حاجی کے اعمال کے ساتھ شریک ہوتا ہے جیسے: بال اورناخن وغیرہ کٹوانے سے احتراز کرنا۔

اوریہ حکم یعنی بال اورناخن وغیرہ نہ کٹوانے کا حکم صرف قربانی کرنے والے کے ساتھ ہی خاص ہے، اور جہاں تک رہی بات کسی کی جانب سے قربانی کی جانے کی تو وہ اس سے تعلق نہیں رکھتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ کرے" تو آپ نے یہ نہیں فرمایا یا جس کی جانب سے قربانی کی

جارہی ہو، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کیا کرتے تھے اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں یہ منقول نہیں ہے کہ آپ نے انہیں یہ حکم دیاہے کہ وہ لوگ ان تمام چیزوں سے بچیں"۔

تواس بناپر قربانی کرنے والے کے اہل وعیال کے لیے عشرہ ذی الحجہ میں بال، ناخن وغیرہ کٹوانے جائزہیں۔

اورجب قربانی کرنے کا ارادہ رکھنے والا عشرہ ذی الحجہ میں اپنے بال، ناخن یا اپنی جلد سے کچھ کاٹ لے تو اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہیے اورآئندہ وہ ایسا کام نہ

کرے، اوراس پر کوئی کفارہ نہیں ہو گا اور نہ ہی یہ اس کے لیے قربانی کرنے میں مانع ہے جیسا کہ بعض لوگوں کا گمان ہے کہ اس سے قربانی میں ممانعت پیدا ہو جاتی ہے

۔

اوراگر کسی شخص نے بھول کر یا جہالت میں بال وغیرہ کٹوا لیے یا اس کے بال بغیر قصد وارادہ کے گر گئے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، اوراگر اسے اتارنے کی ضرورت پیش آجائے تو اسے کاٹنے میں کوئی گناہ اور حرج نہیں ہو گا مثلا: کسی کا ناخن ٹوٹ جائے اوراسے ٹوٹا ہوا ناخن تکلیف دیتا ہو تو اس کے لیے کاٹنا جائز ہے، اوراسی طرح اگر اس کے بال آنکھوں میں پڑنے لگیں تو اس کے لیے

اسے زائل کرنا بھی جائز ہے، یا اسے کسی زخم کے علاج کے لیے بال کٹوانے کی ضرورت ہو تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 316)۔

(طالبِ دُعا:azeez90@gmail.com)